© rasailojaraid.com

کلیۂ علوم اسلامیہ و ادبیات شرقیہ جامعہ پنجاب کے

سہ ماہی مجلۂ تحقیق

کا

جامعہ پنجاب کی صد سالہ تقریبات

کے سلسلے میں

خصوصی شمارہ

جس میں کلیہ کے تمام شعبوں سے متعلق تحقیقی مقالات شامل ہیں

مدیر

ڈاکٹر ذوالفقار علی ملک

ملنے کا پتہ

ڈین ، کلیۂ علوم اسلامیہ و ادبیات شرقیہ

جامعہ پنجاب ، اولڈ کیمپس ، لاہور (پاکستان)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

* زاہد منیر عامر

صغانی کی مشارق الانوار ـ ایک جائزہ

امام رضی الدین حسن الصغانی کی اس کتاب کا پورا نام ، مشارق الانوار النبویہ من صحاح الاخبار المصطفویۃ ہے ۔ علم حدیث اور اس کے متعلقات میں ''مشارق الانوار'' کے نام سے بعض اور کتب بھی موسوم ہیں جن کے ناموں کو اختصار سے لکھنے کے باعث صغانی کی کتاب کے ساتھ ان کا التباس ہو جاتا ہے ۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے ''عجالۂ نافعہ'' میں جہاں قاضی عیاض کی مشارق الانوار کا تذکرہ کیا ہے اس جگہ پر بڑی صراحت کے ساتھ اسے صغانی کی مشارق الانوار سے جدا کیا ہے[1] لیکن تمام مصنفین و مولفین اس امر کا اہتمام نہیں فرماتے اس لیے ذیل میں اس نام کی بعض دوسری کتب کا اجمالی تعارف پیش کیا جا رہا ہے :

۱- مشارق الانوار فی اقتضاء صحیح الآثار[2]: یہ قاضی عیاض (المتوفیٰ ۵۴۴ھ/ ۱۱۴۹-۵۰ء) کی کتاب ہے جس میں صحیحین اور موطا (امام مالکؒ) کے مشکل الفاظ کی تشریح کی گئی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ راویوں کے اسماء اور ان کے اوہام و تصحیفات کی نشاندہی بھی کی گئی ہے حافظ ابن قرقول ابو اسحق ابراہیم الحمری (المتوفیٰ ۵۶۹ھ/۱۱۷۳-۷۴ء) نے اس کا اختصار ''مطالع الانوار علی صحاح الآثار'' کے نام سے کیا ۔ یہ کتاب پہلی مرتبہ ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰-۱۱ء میں فاس سے دو جلدوں میں شائع ہوئی[3] ۔

۲- مشارق الانوار المضیہ: یہ شیخ شہاب الدین ابی العباس احمد بن ابی بکر الخطیب القسطلانی (المتوفیٰ ۹۲۳ھ/۱۵۱۷-۱۸۶۶ء)کی تالیف ہے[4] ۔

۳- مشارق الانوار القدسیہ فی بیان العہود المحمدیہؒ : شیخ عبدالوہاب احمد الشعرانی کی تالیف ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاہدوں کو جمع کیا گیا ہے ۔ (۹۵۸ھ/۱۵۵۱ء) میں شائع ہوئی ۔

۴- مشارق الانوار فی بیان فضل الورع من السنۃ و کلام الاخیار : ابو مکتوم عیسیٰ بن محمد بن احمد بن عامر المغربی المالکی (المتوفیٰ ۱۰۸۰ھ/۱۶۶۹—۷۰ء) کی تالیف ہے[5] ۔

۵- مشارق الانوار فی آل بیت النبی الاخیار : شیخ عبدالرحمن بن حسن بن عمر الاجہوری الازہری (المتوفیٰ ۱۱۹۷ھ/۱۷۸۳ء) کی تالیف ہے[6] ۔

---

*

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۶۔ مشارق الانوار فی فوز اہل الاعتبار : شیخ حسن العدوی الحمزاوی (المتوفی ۱۳۰۳ھ/۸۶-۱۸۸۵ء) کی تالیف ہے ہماری نظر سے اس کا جو ایڈیشن گزرا ہے وہ دو حصوں پر مشتمل ہے دوسرا حصہ (۱۲۷۵ھ/ ۵۹-۱۸۵۸ء) میں مطبع الکستیلیہ محروسیہ میں شائع ہوا کتاب کا مضمون فقہی اعتبار سے تالیف حدیث ہے -

۷۔ مشارق الانوار القلوب و مفاتح اسرار الغیوب[۷] :

۸۔ مشارق الانوار قدوسیہ

قصص بزرگان اسلام و اسلامی عباحباحث پر مشتمل محمد صالح کاشغری کی تالیف ہے جس کا مخطوطہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ ہے (نمبر ۳۷۱۰/۶۸۵) مخطوطے کا تعارف کراتے ہوئے ڈاکٹر بشیر حسین نے اسے بگمان غالب مشارق الانوار للصغانی کا ترجمہ قرار دیا ہے۔ رک ایتھے ۲۵۶۵[۸]۔

۹۔ مشارق الانور للصغانی ۔ امام صغانی نے یہ کتاب اپنے زمانۂ قیام بغداد (۱۲۳۹ء/۶۳۷ھ تا ۱۲۵۲ء/۶۵۰ھ) میں لکھی ، کہا جاتا ہے کہ صغانی نے یہ کتاب عباسی خلیفہ المستنصر باللہ (۶۲۳ھ/ ۱۲۲۶ء تا ۶۴۰ھ/۱۲۴۲ء) کے کتب خانہ کے لیے تالیف کی ڈاکٹر پیر محمد حسن نے ''العباب الزاخر واللباب الفاخر'' کے مقدمہ میں اس ضمن میں جو اشعار نقل کیے ہیں ان سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے[۹] ۔ یہ درست ہے کہ بغداد آتے ہی خلیفہ کے ساتھ صغانی کے تعلقات استوار ہو گئے تھے جو آخر تک نہایت خوشگوار رہے مختلف تذکروں میں خلیفہ کی جانب سے صغانی کو خلعت دینے کے جس واقع کا ذکر ملتا ہے وہ بھی بعید از قیاس نہیں ہے کہ خلیفہ نے صغانی کے علم و فضل سے متاثر ہو کر ان سے حدیث پڑھنے کی خواہش ظاہر کی تھی جسے صغانی نے پورا بھی کیا لیکن ان سب تفصیلات کے باوجود مشارق الانوار کی تالیف کو خلیفہ کے کتب خانہ کے لیے مختص کر دینے کی بات کچھ زیادہ قرین قیاس معلوم نہیں ہوتی البتہ مختص کرنے کی نوعیت اگر انتساب کی سی کسی صورت کی حامل ہو تو الگ بات ہے ۔ علاوہ ازیں مشارق الانوار کی تالیف ایک پورا پس منظر رکھتی ہے اور اس کے اسباب تالیف کی تحقیق کرتے ہوئے اس پس منظر کو نظر میں رکھنا چاہیے کہ اس کے بغیر اس کتاب کے بارے میں بات نامکمل رہ جائے گی۔

تیسری اور چوتھی صدی ہجری علم حدیث کے عروج کی صدیاں شمار ہوتی ہیں مگر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پانچویں صدی ہجری میں حدیث کی جانب توجہ میں کمی آنا شروع ہوئی تاریخ کے طالب علم پانچویں صدی ہجری میں مسلمانوں کے مختلف مسالک سے تعلق رکھنے والے علما کے مابین مناظروں کی المناک رودادوں سے اچھی طرح واقف ہیں کہ مذہب اور مسلک کے نام پر ہونے والے یہ مناظرے جو سرپھٹول تک جا پہنچتے تھے ایک شدید جذباتی فضا میں منعقد ہوتے تھے ایسے ماحول میں لوگ خوف خدا سے عاری ہو کر اپنے نقطۂ نظر کی تائید کے لیے ضعیف اور کمزور یا محذوف الاسانید حدیثوں کو صحیح حدیثوں کے طور پر پیش کرنے لگے تھے علاوہ ازیں اس زمانے میں بعض ایسے طبقات بھی پیدا ہوگئے جنھوں نے (االعیاذ باللہ) اخلاقی اصلاح کے لیے حدیثیں گھڑ لینے کو جائز قرار دیا طاہر الھندی نے حدیثیں گھڑنے والے جعلسازوں میں نسطور رومی، ابوالدلیا الاشجع، اور رتن الھندی وغیرہ کے نام ذکر کیے ہیں[10]۔

صورت حال اس حد تک المناک ہو چکی تھی کہ ڈاکٹر محمد اسحاق کے بقول قصہ گو اپنی کہانی میں دلچسپی پیدا کرنے کے لیے کہانی سناتے ہوئے جھوٹی حدیثیں بھی بیان کر جاتے تھے[11] لیکن ؎

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی[2] سے شرار بولہبی

اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے محدثین کرام کی ایک جماعت نے موضوع حدیثوں کی بیخ کنی کے مشن کو اپنا لیا اور اپنا سارا زور ذخیرۂ احادیث میں اصل اور موضوع احادیث کی تمیز میں صرف کرنا شروع کر دیا ایسے حضرات میں ابن الجوزی (المتوفی ۵۹۷ھ ۱۲۰۱ء/۱۲۰۰ء) طاہر الھندی اور حسن الصغانی (۵۷۷ھ/۱۱۸۱ء-۶۵۰ھ/۱۲۵۲ء) کے نام بہت اہم ہیں۔

ابن الجوزی نے ''الموضوعات الکبیر'' کے عنوان سے موضوعات کا ضخیم مجموعہ مرتب کیا جو آج بھی موضوع احادیث کے ضمن میں کتاب حوالہ کی حیثیت رکھتا ہے، طاہر الھندی نے ''تذکرۃ الموضوعات'' کے زیر عنوان موضوع احادیث کا جائزہ پیش کیا ہے اور اسی طرح بعض دوسرے علما و محدثین نے بھی اس ضمن میں قابل قدر خدمات انجام دیں۔

امام رضی الدین حسن الصغانی نے موضوعات اور صحیح احادیث کو جدا کرنے کا کام مرحلہ وار طریقے سے کیا، وہ ابتدا میں ہی صحیح احادیث کا مجموعہ مرتب کر سکتے تھے لیکن اس ماحول میں جبکہ ہر طرح کی احادیث صحیح احادیث کے طور پر پیش کی جا رہی تھیں صغانی کے مجموعہ کی جو اہمیت ہوتی وہ واضح ہے اس لیے صغانی نے اولاً موضوع احادیث کو ''الدر الملتقط فی تبیین الغلط و نفی اللغط فی الاحادیث الموضوع'' کے زیر عنوان مرتب کیا جس میں موضوع احادیث سے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے انھوں نے لکھا:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"ہمارے زمانے میں احادیث موضوع کی تعداد میں بکثرت اضافہ ہو گیا ہے جنہیں قصہ گو مجلسوں اور خطبوں میں اور فقہا و فقرا مدرسوں اور خانقاہوں میں بیان کرتے ہیں اور اس طرح سے موضوع احادیث آئندہ نسلوں تک پہنچائی جا رہی ہیں یہ صورت حال سنت رسول ؐ سے قطعی ناواقفیت کا نتیجہ (ہے) سچ تو یہ ہے کہ عرب کے بنجر خطے کے سوا کہیں اور محدث نظر نہیں آتے جعلی احادیث کی اشاعت بڑی آزادی سے کتابوں کے ذریعے ہو رہی ہے اور کوئی اس پر توجہ نہیں کرتا کہ ان کا مقصد کیا ہے؟ مصنف کا نام مشہور ہونے کی وجہ سے اخلاف نے ان کتابوں کو بخوشی قبول کر لیا اور نتیجہ یہ نکلا کہ اب خود مذہب ہی خطرے میں پڑ گیا ہے۔"[۱۲]

صغانی نے ان موضوعات و مضامین کی بھی نشاندہی کی جن سے متعلق احادیث گھڑ لینے کا رواج چل نکلا تھا، اور احادیث کی پرکھ کے لیے اپنے قواعد وضع کیے چنانچہ صغانی کا موقف ہے کہ "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" ایک ایسا کلمہ ہے جسے ایک صحیح حدیث کے سوا کسی اور روایت کے ساتھ کسی حال میں بھی استعمال نہ کرنا چاہیے۔[۱۳]

اس اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے صغانی نے موضوعات کو جدا کرنے کے بعد صحیح احادیث کے دو مجموعے "مصباح الدجیٰ من صحاح الحدیث الماثورہ" اور "الشمس المنیرہ فی صحاح الحدیث الماثورہ" مرتب کیے لیکن ان میں غالباً اختصار کے پیش نظر اسانید کو حذف کر دیا۔

صغانی کے مرتب کردہ یہ دونوں مجموعے بہت مقبول ہوئے مشارق الانوار کی تالیف دراصل صغانی کی تمام صحیح حدیثوں کو یک جا کرلنے کی خواہش کا حصہ تھی چنانچہ انہوں نے ان دوانوں مجموعوں کو یک جا کر کے اپنی کتابوں "النجم" اور "الشہاب الاخیار فی الحکم والامثال"[۱۴] کو بھی اس میں شامل کر کے تمام صحیح حدیثوں کا مجموعہ مرتب کر دیا جسے "مشارق الانوار النبویہ من صحاح الاخبار المصطفویہ ؐ" کا نام دیا۔

مشارق الانوار کو اللہ تعالی نے حسن قبول کی خلعت سے نوازا زمانۂ قدیم میں ایک مدت تک یہ کتاب دینی مدارس میں حدیث کی نصابی کتاب کے طور پر پڑھائی جاتی رہی اور آج بھی اہل علم کے ہاں اس کا مقام مسلم ہے، علاوہ دیگر وجوہ کے اس کتاب کی مقبولیت کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ مرتب نے اس کا اسلوب ترتیب بالکل نیا اور منفرد رکھا اسے قدیم طرز پر مرتب کیے جانے والے مجموعہ ہائے احادیث کی طرح مرتب نہیں کیا۔ اس کی ترتیب میں جن جدتوں کا مظاہرہ کیا گیا ہے ان سے جہاں مولف/مرتب کی حدیث سے محبت اور لگاؤ کا ثبوت ملتا ہے وہاں یہ اس کی جدت طبع اور خلاقانہ صلاحیتوں کی بھی آئینہ دار ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صغانی نے اس کتاب کی ترتیب میں جن امور کا بطور خاص اہتمام کیا ہے وہ درج ذیل ہیں :

۱۔ اس میں صرف صحیحین یعنی بخاری و مسلم سے احادیث شامل کی گئی گئی ہیں ۔

۲۔ صحیحین کی بھی صرف قولی حدیثوں کو لیا گیا ہے فعلی و تقریری احادیث کو انتخاب میں شامل نہیں کیا گیا ۔

۳۔ اختصار کے پیش نظر راویوں کے نام حذف کر دیے گئے ہیں صرف ان پہلے صحابی رض کا نام درج کیا گیا ہے جن سے اس حدیث کا سلسلۂ روایت شروع ہوا ہو ۔

۴۔ ہر حدیث کے ساتھ اس کے ماخذ کا اشارہ درج کر دیا گیا ہے جیسے بخاری کے لیے خ مسلم کے لیے م اور متفق علیہ کے لیے ق ۔

۵۔ احادیث کی ترتیب عوامل النحو پر رکھی گئی ہے یعنی ہر حدیث کے ابتدائی عوامل کو اس سے متعلق باب میں رکھا گیا ہے ۔

۶۔ احادیث کی کل تعداد ۲۲۴۶ ہے ڈاکٹر اسحاق نے یہ تعداد ۲۲۵۳ بتائی ہے جن میں ۳۲۷ احادیث صحیح بخاری سے اور ۸۷۵ صحیح مسلم سے اور ۱۰۵۱ متفق علیہ ہیں[۱۰] جبکہ ڈاکٹر پیر محمد حسن نے احادیث کی کل تعداد شارح گارزونی کے حوالے سے ۲۰۴۲ بتائی ہے جن میں ۳۷۲ بخاری اور ۶۲۷ مسلم سے ہیں[۱۶] ۔

۷۔ کتاب کو بارہ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے جن کی تفصیل اس طرح ہے :

باب اول : موصولہ اور استفہامی ضمیر من سے شروع ہونے والی احادیث ۔

باب دوم : انّ سے شروع ہولے والی احادیث ، اس باب میں دس فصول ہیں ۔

باب سوم : لا نافیہ سے شروع ہونے والی احادیث ۔

باب چہارم: اذا اور اذ سے شروع ہونے والی احادیث ۔

باب پنجم : ما ، نافیہ استفہامیہ موصولہ اور یا سے شروع ہونے والی احادیث۔

باب ششم : لیس ، بینا ، بینما ، لعن ، لو ، لولا، ان، لئن، خیر ۔

باب ہفتم : آل، ایاکم ، ہمزہ الاستفہامیہ ، الا ، افلا ، او ، اما مثل ، ایاکم و ایاک ، الا ، اسم فعل ، لام ، لم، لن ، لما ، اما ، عدد ، سے شروع ہونے والی احادیث ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

باب ہشتم : عدد ، والذی ، واللہ ، س ، فعل مضارع ، فعل مضارع مجہول سے شروع ہونے والی احادیث۔

باب نہم : فعل ماضی ، فعل ماضی مجہول ، ماضی متکلم ، ھل ، فعل امر سے شروع ہونے والی احادیث۔

باب دہم : لام تاکید ، الف ، با ، تا ، جا ، دال ، ذال ، س ، ش ، صاد ، عین ، غین ، قاف ، کاف ، لام ، میم ، نون ، واؤ ، ھا اور یا سے شروع ہونے والی احادیث۔

باب یازدہم : حدیث قدسی الالف ، الام ، المیم ، پر مشتمل ہے۔

باب دوازدہم: اس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں ہیں جو ہر مطلب کی جامع ہیں اور اس باب کا عنوان ''جوامع الادعیہ'' ہے۔

مشارق الانوار کو اللہ تعالیٰ نے حسن قبول کی جس خلعت سے نوازا اس کا اندازہ اس کتاب کی شروح و حواشی کی تعداد سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ سید صباح الدین عبدالرحمن کے بیان کے مطابق مشارق الانوار کی ڈھائی ہزار سے زائد شروح و حواشی لکھے گئے[17] اس تعداد کو اگر مبالغے پر محمول کیا جائے تب بھی جس قدر حواشی و شروح کی تفاصیل ہمیں دستیاب ہوئی ہیں وہ بجائے خود کتاب کی عظمت اور مقبولیت کی دلیل ہیں سید ہاشمی فرید آبادی نے درست لکھا ہے کہ ''کشف الظنون'' کی تالیف (نصف اول گیارہویں صدی) تک اس کی تیس (۳۰) کے قریب مستقل شرحیں لکھی جا چکی تھیں[18] اور اس وقت کشف الظنون کی جو اشاعت ہمارے پیش نظر ہے اس میں بھی بیس (۲۰) شروح کی تفصیل موجود ہے[19]۔

مشارق الانوار کی پہلی شرح صغانی کی وفات کے بعد پچھتر سال (۷۵) کے اندر علاؤالدین یحییٰ بن عبداللطیف قزوینی نے بغداد کے مدرسہ مستنصریہ میں لکھی اور قریب قریب اسی زمانے میں اس کی دوسری شرح شمس الدین نے لکھی[20]۔ بعض دیگر شروح کی تفصیل درج ذیل ہے :

- تحفۃ الابرار فی شرح مشارق الانوار — شیخ اکمل الدین محمود البارقی (المتوفی ۷۸۶ھ/۸۵-۱۳۸۴ء)

- شوارق الاسرار العلمیہ فی شرح مشارق الانوار النبویہ (چار جلدوں میں) — شیخ مجدالدین ابو طاہر محمد بن یعقوب (۸۱۷ھ/۱۵-۱۴۱۴ء)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

● کشف المشارق (تین جلدوں میں)	خیرالدین خضر بن عمر العطوفی
● شرح شیخ امام	شیخ امام سعید بن محمد بن مسعود کازرونی م ۷۵۸ھ/۱۳۵۷ء
● مبارق الازهار فی شرح مشارق الانوار :	شیخ عبداللطیف بن عبدالغفور ابن الملک
● صوائب الافکار حاشیۃ مشارق الانوار :	ابراہیم بن احمد المعید
● انوار البوارق (حاشیہ)	ابراہیم بن مصطفٰی
● شرح مشارق الانوار	شمس الدین احمد بن سلیمان (م ۹۴۰ھ/۱۵۳۳-۳۴ء)
● حدائق الازہار	وجیہہ الدین عمر بن عبدالمحسن زنجانی
● حاشیہ مشارق الانوار	محمد بن احمد از نیقی و حی زاده (م ۱۰۱۸ھ/۱۶۶۹-۷۰ء)
○ شرح مشارق الانوار النبویہ من صحاح الاخبار المصطفویہ المنسوبہ للصغانی	شرف الدین محمد بن عبداللہ ارزنجانی رومی (م ۷۸۳ھ/ ۱۳۸۲—۸۳ء)
● حاشیہ علی شرح المشارق الانوار النبویہ من صحاح الاخبار المصطفویۃ المنسوبہ للصغانی	میر غیاث الدین منصور بن صدر الدین الشیرازی
● شرح مشارق الانوار (نام نامعلوم)	شمس الدین ابن الصائغ محمد بن عبدالرحمن زمردی حنفی (م ۷۷۶ھ/ ۱۳۷۴-۷۵ء)
● شرح (نام نامعلوم)	مولانا محمد مصلح الدین القوجی المشہور شیخ زاده (م ۹۵۱ھ/ ۱۵۴۴-۴۵ء)
● شرح (نام نامعلوم)	وحیدالدین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

● تلخیص دقایق الاثار فی مختصر مشارق الانوار	محمد بن محمد اسدی القدسی (م ۸۰۸ھ/۶-۱۴۰۵ء)
□ ضیاء المشارق الجدید بالوضع علی المغارق (متعدد جلدوں میں)	ضیاء الدین علی بن محمود الکرمانی
□ شرح (نام نامعلوم)	شمس الدین عطائی
● حاشیہ	قاسم بن قطلوبغا حنفی (م ۸۷۹ھ/ ۷۵-۱۴۷۴ء)
● مبارق الازہار	علی بن الحسن
● ترتیب شرح ابن الملک ۹۲۹ھ	علی بن الحسن
● شرح مشارق کبیر	علاء الدین یحیٰی بن عبداللطیف الطاؤسی
● شرح مشارق صغیر	,,
● شرح یک صد احادیث مشارق تحفہ حسنہ	عبدالباقی طورسون زادہ

عربی کے علاوہ یہ کتاب اردو اور ترکی زبانوں میں بھی شائع ہوئی ترکی میں اس کی اشاعت متن کے ساتھ مطبع رشادیہ آستانہ سے ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء میں شائع ہوئی جبکہ ہندوستان میں اس کے اردو ترجمہ کا پہلا ایڈیشن لکھنئو سے ۱۲۵۲ھ/۳۷-۳۶ء—۱۹۳۳ء میں شائع ہوا اس کا اولین ترجمہ مولانا خرم علی بلہوری (م ۱۲۶۰ھ/۴۵-۱۸۴۴ء) نے کیا[۲۱] اس کی اشاعت پہلے مصطفائی پریس کانپور سے ہوئی جس کے بعد یہی ترجمہ مطبع منشی نول کشور واقع لکھنئو سے شائع ہونے لگا، مولانا عبدالغفور غزنوی نے اس کی تبویب کی جس سے مجموعہ کی صورت پہلے سے یکسر بدل گئی نئی تبویب کے ساتھ اس کی اشاعت امرتسر سے ہوئی۔

مشارق الانوار کے متداول اردو ترجمہ کی بعض اور اشاعتیں جو ہماری نظر سے گزری ہیں، ان کا مختصر تعارف ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

— ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء میں اس کا ایک ایڈیشن مطبع منشی نولکشور لکھنئو سے شائع ہوا جو غالباً مولوی خرم علی بلہوری کے ترجمہ کی دوسری اشاعت ہے یہ اشاعت ۸/۲۶×۲۰ سائز کے ۱۴۴ صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں احادیث کی تعداد ۲۲۶۷ ہے ایک اشاعت ۱۱-۱۳۱۰ھ/۱۸۹۳ء کی ہے جو ۵۵۳ صفحات پر مشتمل ہے یہ کتاب لکھنئو کے مطبع منشی گلاب سنگھ میں شائع ہوئی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

— ایک اشاعت ۱۹۲۰ء/۱۳۳۸-۳۹ کی ہے اگرچہ اس کے سرورق پر ۱۹۱۹ء کا سن درج ہے لیکن اختتامیہ کلمات سے پتہ چلتا ہے کہ کتاب کی طباعت جنوری ۱۹۲۰ء میں مکمل ہوئی اور اس کی اشاعت منشی بشن نرائن کے ایما پر جمادی الاول ۱۳۳۸ھ/جنوری ۱۹۲۰ء کو عمل میں آئی یہ کتاب مذکور کا پانچواں ایڈیشن ہے۔ یہ بھی ۱۸×۲۳/۴ سائز کے ۵۳۳ صفحات پر مشتمل ہے۔

یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ یہ تمام اشاعتیں مولوی خرم علی بلہوری کے ترجمہ پر مشتمل ہیں سید ہاشمی فرید آبادی کے مطابق اس کتاب کا ایک اور ترجمہ بھی ہوا جو مولوی عاشق الہی میرٹھی نے کیا اگرچہ مترجم کو بظاہر خبر نہ تھی کہ صاحب کتاب کہاں کے رہنے والے تھے[۲۲]۔ ہمیں یہ ترجمہ دستیاب نہیں ہو سکا۔

مذکورہ نسخوں کے علاوہ ہمیں مشارق الانوار کے اردو ترجمے کے جو نسخے دستیاب ہوئے ہیں وہ اس کی دیوبند اور کراچی کی اشاعتیں ہیں کراچی سے نور محمد کارخانہ تجارت کتب سے شائع ہونے والا نسخہ (۲۰×۲۶)/۸ سائز کے ۴۴۷ صفحات پر مشتمل ہے اور اس پر سن اشاعت درج نہیں ہے علاوہ ازیں اب تک اس کتاب کا آخری ایڈیشن میر محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی کا شائع کردہ ہے۔ ۰۴۷ صفحات پر مشتمل (۲۰×۳۰)/۸ سائز کی یہ اشاعت مولانا عبدالحکیم چشتی نے فقہی اعتبار سے مرتب کی ہے اور احادیث کو ان عنوانات کے تحت درج کیا ہے جو صحیحین میں ان کے لیے مخصوص کیے گئے ہیں اس طرح نہ صرف یہ کہ صغانی کی عوامل النحو والی ترتیب ختم ہو گئی ہے بلکہ کتاب کی ہیئت از سرتاپا تبدیل ہو گئی ہے۔ فقہی اعتبار سے ترتیب میں صحیح مسلم کے ابواب کو پہلے ذکر کیا گیا ہے اس کے بعد وہ احادیث ہیں جنہیں شیخین سوتے صحیحین میں روایت کیا ہے مگر ایسی تمام حدیثوں کے لیے صحیح مسلم کے فقہی عنوانات اختیار کیے گئے ہیں اس کے بعد صحیح بخاری کی احادیث ہیں جن پر صحیح بخاری کے عنوانات کو برقرار رکھا گیا ہے۔ اور بعض اوقات مرتب نے نئے عناوین بھی قائم کیے ہیں۔

اس طرح اگرچہ فقہی اعتبار سے کتاب کی ترتیب ایک نئی صورت اختیار کر گئی لیکن ایسا کرنے سے امام صغانی کی ساری جدت ختم ہو کر رہ گئی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس اعتبار سے دیکھا جائے تو مشارق الانوار کا مطبع نظامی کانپور سے شائع ہونے والا ایڈیشن ایک مثالی اشاعت ہے، یہ اشاعت ۱۲۹۱ھ/۱۸۷۵ء کی ہے جو ۴/۲۳×۱۸ سائز کے ۵۲۵ صفحات پر مشتمل ہے یہ اشاعت نہ صرف یہ کہ صغانی کی اصل کتاب کی ہی صورت کی حامل ہے بلکہ اس میں "تبصرۃ الابصار فی تخریج الاثار عن مشارق الانوار" کے عنوان سے جو جدول شامل کی گئی ہے وہ اسے ایک ایسی انفرادیت عطا کرتی ہے جو اس کے علاوہ مشارق الانوار کے کسی بھی مطبوعہ نسخے کو حاصل نہیں عبدالرحمن بن حاجی روشن خان کی فرمائش پر مولوی الٰہی بخش کی مرتب کردہ یہ جدول تین صفحات پر مشتمل ہے جس میں پونے تین سو سے زائد فصول کی جدول بندی کی گئی ہے۔ اس جدول کی بابت مرتب کتاب محمد عبدالرحمن ابن حاجی روشن خان نے لکھا ہے:

"مصنف مغفور نے ترتیب احادیث اس مشارق الانوار کی الفاظ صدر پر رکھی تا ناظرین کو حدیثوں کے یاد کرنے میں آسانی ہو مگر برترتیب فقہی جس حکم کی حدیث مطلوب ہو نکالنا اس کا دشوار تھا لہٰذا اس امیدوار رحمت منان محمد عبدالرحمن بن حاجی محمد روشن خان کے ذہن میں آیا کہ اب کی بار کوئی ایسی نئی ترکیب ایجاد کیجیے کہ یہ دشواری آسان ہو جائے اور حسب ترتیب فقہ ہر حدیث نکل آئے کہ یہ بڑے فائدے کی بات ہے"[۲۳]

چنانچہ محمد عبدالرحمن بن حاجی روشن خان کی فرمائش پرمولوی الٰہی بخش نے یہ جدول مرتب کیا جو مشکواۃ شریف کے فقہی عنوانات کے تحت چھ چھ خانوں میں منقسم ہے جن کی تفصیل کچھ یوں ہے:

پہلا خانہ	ابواب کی گنتی
دوسرا	فصول و انواع
تیسرا	اسمائے کتب (بخاری، مسلم یا متفق علیہ)
چوتھا	شمارہ احادیث یعنی مجموعہ میں حدیث جس نمبر پر واقع ہے
پانچواں	راویوں کے نام
چھٹا	حدیث کے ابتدائی کلمات

اس جدول سے استفادہ کا طریقہ یہ ہے کہ جو حدیث مطلوب ہو اس کے ابتدائی الفاظ کی مدد سے پہلے خانہ میں اس کا باب نمبر دیکھا جائے اس کے بعد اس باب کی فصل، جس کی صراحت دوسرے خانے میں ہے دیکھ کر شمارہ حدیث والے خانے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں اس کا نمبر دیکھا جائے اس طرح فوری طور پر متعلقہ حدیث تک رسائی ممکن ہو جاتی ہے مزید راہنمائی کے لیے دوسرے اور چوتھے خانوں میں حدیث کے ماخذ (یعنی صحیحین کی کس کتاب سے ہے) اور راوی کے نام کی صراحت بھی دیکھی جا جا سکتی ہے جس سے مطلوبہ حدیث کی بابت ایک نظر میں جملہ معلومات حاصل ہو جاتی ہیں۔ اس پر مستزاد خوبی یہ ہے کہ یہ ساری تفصیل فقہی عنوانات کے تحت درج کی گئی ہے اور جملہ روایتیں خواہ وہ کسی باب میں ہوں متعلقہ عنوان کے تحت آ کر منضبط ہو گئی ہیں۔

اس اشاریے کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ مشارق الانوار کے صرف زیر بحث نسخے کے لیے مخصوص نہیں ہے بلکہ اس کی ترتیب میں اس امر کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ یہ مشارق الانوار کے جملہ نسخوں کے لیے مکتفی ہو چنانچہ اس کی مدد سے ہم مشارق الانوار کے کسی بھی نسخے سے مطلوبہ حدیث چند لمحوں میں تلاش کر سکتے ہیں اس ضمن میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ مشارق الانور کے نسخوں میں اگرچہ فہرست موجود نہیں ہے لیکن احادیث کے ساتھ حاشیہ میں ان کا شمار ضرور درج کیا گیا ہے جو بالعموم مختلف نسخوں میں مشترک ہے۔

فی الحقیقت کسی قدیم کتاب سے استفادہ کی راہیں کشاد کرنے کا یہی اسلوب ہونا چاہیے جو اس نسخے کے مرتبین نے اختیار کیا ہے نہ کہ کتاب کی ساری ہیئت کو تبدیل کر دینا جس سے مصنف یا مولف کتاب کی ساری کاوش و ترتیب ہی مفقود ہو کر رہ جائے۔

جہاں تک اس کتاب کی صحت اور صغانی کے اطمینان کا تعلق ہے تو اس ضمن میں خود مولف کتاب، امام رضی الدین حسن الصغانی کا یہ قول نقل کر دینا کافی ہے کہ "یہ کتاب میرے اور اللہ کے درمیان حجت ہے"[۲۴]

صغانی نے واقعی کتاب کی صحت کے لیے بہت اونچا معیار قائم کیا۔ احادیث کی پرکھ اور ان کی ترتیب کے ضمن میں صغانی نے دل و جان سے محنت کی ہے اور جس قدر جدتیں حدیث کو مرتب کرنے کے سلسلے میں اس کتاب میں ہمارے سامنے آتی ہیں وہ فی الواقع صغانی ایسے کسی عالم کو ہی زیب دیتی تھیں ہماشما میں اتنی ہمت نہیں ہو سکتی کہ وہ احادیث میں سے قصص و اسانید کو حذف کرے اور پھر بعض مقامات پر احادیث کے متون کو مختلف جگہوں پر اس طرح بانٹ دے کے مضمون رتی بھر بھی متاثر نہ ہو۔ یہ حقیقت ہے کہ صغانی حدیث نبوی علی صاحبہا الصلوۃ والتسلیم سے خصوصی شغف اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے خصوصی لگاؤ کے باعث ہی اس منصب پر پہنچے جہاں انہوں نے مشارق الانوار ایسی عظیم الشان کتاب کی تالیف کا کام کیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مختلف روایات اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ صغانی کو تالیف حدیث میں جس روایت کی بابت کوئی دشواری پیش آتی تھی تو خواب میں آنحضور[ؐ] سے اس حدیث کی صحت کی بابت دریافت کر لیا کرتے تھے یہ ان کے اسی روحانی مرتبہ و مقام کا نتیجہ تھا کہ یہ کتاب نہ صرف برسہا برس تک ہندوستان کے دینی مدارس میں حدیث کی واحد درسی کتاب کے طور پر رائج رہی بلکہ نقشبندی طریقے میں اعلیٰ مدارج سلوک طے کراتے وقت بھی مشارق الانوار کا مطالعہ ضروری قرار دیا گیا[۲۵]۔ وقت کے ساتھ ساتھ مشارق الانوار کی مقبولیت میں اضافہ ہوتا رہا یہاں تک کہ ابن حجر عسقلانی کے مطابق آٹھویں صدی ہجری میں اس کا درس لینے کے لیے شائقین حدیث دور دراز سفر کرنے لگے اور جماعتوں میں باقاعدہ پڑھائی جانے لگی[۲۶]''

آخر میں مشکواۃ شریف کے پائے ہی اس کتاب کے بارے میں مولوی خرم علی بلہوری کا قول پیش کر کے ان معروضات کو مکمل کیا جاتا ہے۔ مولوی خرم علی بلہوری نے ترجمہ کے ابتدائیہ میں اس بارے میں لکھا کہ: ''مشارق الانوار ایک ایسا گلزار ہے جس کے پھولوں کا رنگ تو ملتا جلتا ہے مگر خوشبو الگ الگ ہے۔'' (در بزار و نہ صد و ہشتاد و ہشت میلادی اتمام یافت) ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حوالہ جات و حواشی

۱۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ، عجالۂ نافعہ، ص ۳ کراچی ، ۱۹۶۴ء

۲۔ اس نام کے لیے ملاحظہ ہو ''فوائد جامعہ بر عجالۂ نافعہ'' از مولانا عبدالحلیم چشتی، ص ۹۶ جبکہ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اس کا نام مشارق الانوار علی صحاح الاثار لکھا ہے۔ رک کشف الظنون ۱۶۸۷

۳۔ حاجی خلیفہ : کشف الظنون ۱۶۸۷

۴۔ ایضاً ، اسماعیل پاشا بغدادی نے ایضاح المکنون فی الذیل علی کشف الظنون ص ۴۸۴ میں ایک کتاب مشارق الانوار المضیہ فی شرح الکواکب الدریہ کا تذکرہ کیا ہے گمان ہے کہ وہ یہی کتاب ہے ۔

۵۔ اسماعیل پاشا البغدادی: ایضاح المکنوز فی الذیل علی کشف الظنون (لبنان۔س ن)

۶۔ اسماعیل پاشا البغدادی : محولہ بالا

۷۔ اسماعیل پاشا البغدادی : محولہ بالا

۸۔ بشیر حسین ، ڈاکٹر : فہرست مخطوطات شیرانی ج دوم، ص ۲۵۱ لاہور: دانش گاہ پنجاب، جون ۱۹۶۹ء

۹۔ پیر محمد حسن ، ڈاکٹر: العباب الزاخر واللباب الفاخر ، مقدمہ ج اول، ص ۳۷ عراق ۱۹۷۸ء

۱۰۔ طاہرالهندی: تذکرة الموضوعات، ص ۱۱۱ قاہرہ ۱۳۴۳ھ

۱۱۔ محمد اسحاق، ڈاکٹر : علم حدیث میں پاک و ہند کا حصہ، مترجم شاہد حسین رزاقی، ص ۲۶۲ لاہور: ۱۹۷۷ء

۱۲۔ طاہرالهندی : جائے مذکور

۱۳۔ طاہرالهندی : جائے مذکور

۱۴۔ یہ ابن سلام شافعی المتوفی (۴۵۴/۱۰۶۲-۶۳ء) کی کتاب ہے صغانی نے جس کی تصحیح کر کے صحیح اور ضعیف میں امتیاز کرتے ہوئے مرتب کیا ۔ عبدالحی لکھنوی : نزهة الخواطر و بهجة المسامع والنواظر، حصہ اول مترجمہ ابو یحییٰ امام خان نوشہروی ص ۱۷۵

۱۵۔ محمد اسحاق، ڈاکٹر: محولہ بالا

۱۶۔ پیر محمد حسن، ڈاکٹر: محولہ بالا ص ۳۷

© rasailojaraid.com